بھی آشکارا کر دی کہ ہماری تعلیم گاہوں میں نئی پود کو کس ڈگر پر تیار کیا جا رہا ہے ---- ایک عظیم ہمسایہ ملک کے عظیم صدر اور نازک ترین اوقات میں مدد دینے والی "حلیف قوم" کے اس معزز نمائندہ کی پذیرائی جتنی بھی گرمجوشی، خلوص اور محبت سے ہوتی اور دیدہ و دل بھی فرشِ راہ کر دئے جاتے تو ہمیں خوشی ہوتی کہ ہم دیوارِ چین اور سدِ سکندری کی طرح ان دوستانہ روابط کے استحکام کے خواہاں ہیں۔ لیکن ایک باشعور اور حساس قوم زمانہ کے ساتھ چلتے ہوئے بھی کبھی اپنے ان اصول اور کردار میں غفلت نہیں برتتی جس پر اسکی انفرادیت کا مدار ہوتا ہے۔ خود عظیم چینی قوم ایک نظریہ کی دعویدار ہے۔ وہ کمیونزم پر ایمان رکھتی ہے۔ اور اپنے اصول و نظریات پر اسکی پختگی کا یہ عالم ہے کہ اسکی نظروں میں سوویٹ یونین (جہاں یہ مذہب پھلا پھولا) تک کی کمیونزم سے وفاداری مشکوک ہے۔ اور چاہتی ہے کہ روسی عوام بھی ان اصول و نظریات پر شدت سے گامزن رہیں جو ان کے "پیشین" کارل مارکس اور لینن نے ان کیلئے متعین کئے چینی قوم کی اپنے نظریہ اور اختیار کردہ ازم کے بارہ میں یہی شدت اور مضبوطی ہے جس نے آج چین کو دنیا کی سیاست میں ایک اہم مقام پر لاکھڑا کیا ہے۔ ہمارے ہمسایہ میں بھارت ہے جہاں کی اقتدار عہد و پیمان کی پاسداری عدل و انصاف کی رعایت غرض اخلاق و شرافت کے تمام اصولوں سے عاری سہی مگر جب ان کی وزیر اعظم مس اندرا گاندھی کو واشنگٹن کی ایک مجلس میں ناچنے کو کہا گیا تو اس نے ایک اجنبی قوم کے سامنے اپنے قومی وقار کی پاسداری کرتے ہوئے یہ خواہش رد کر دی اور کہا کہ "میرے ملک کے عوام اسے پسند نہیں کریں گے"۔

غرض ہمارا ملی اور قومی وقار تہذیبی ورثہ اور کردار کی بلندی تب محفوظ رہ سکتی ہے کہ ہم ملکی اور قومی مفادات کیلئے ہر قسم کی پالیسی اپنانے میں آزاد رہیں جس سے چاہیں دوستی کے رشتے استوار کریں۔ اسطرح ہم دیگر اقوام پر اپنے کردار کی پختگی اور قومی عظمت کی دھاک بٹھا سکیں گے۔ اور اگر وقتی جذبات کے لاوے میں یہ قوم اسی طرح بہتی رہی تو خدانخواستہ خطرہ ہے کہ قانون "عروج و زوال" کا لافانی رد عمل پوری قوم کو خس و خاشاک کیطرح بہا نہ لے جائے اور کہیں "اشاعتِ فاحشہ" کا وبال "عذابِ عظیم" کی صورت میں نمودار نہ ہو۔ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لہم عذابٌ عظیم فی الدنیا والاٰخرۃ۔

مغربی پاکستان کے بچوں کی بہبود کونسل کی چیئرمین بیگم وقار النساء نون نے بتایا ہے کہ کونسل عنقریب "بن باپ" بچوں کو پالنے کیلئے ایک پرورش گاہ قائم کرے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہسپتالوں میں کام کی کثرت کی وجہ سے ان کی پرورش کی طرف مناسب توجہ نہیں دی جا سکتی۔ جو بچے ہسپتالوں میں پیدا نہیں ہوتے ان کی لاشیں سڑکوں پر رکھی پائی جاتی ہیں۔ مجوزہ پرورش گاہ بن باپ کے ایسے بچوں کے مسائل حل کرنے میں پوری مدد دے گی۔ اور آئندہ یہ بچے پاکستان کے شریف شہری ثابت ہو سکیں گے۔ (۱۹ اپریل کے اخبارات) کتنی اچھی